www.KitaboSunnat.com

کروڑ آٹھ لاکھ روپے میں فروخت ہوئی۔ جب زمین موجود تھی تو اس سے حاصل ہونے والی ہر فصل کی کمائی ہمارے چھ بھائی ہی کھا جاتے تھے، ہم نے کبھی اُن سے مطالبہ نہ کیا تھا۔ اب جبکہ انہوں نے والدہ صاحبہ کی زمین بھی ان سے دستخط کروا کر اپنے نام کروالی اور ہمارے حصہ والی زمین بھی فروخت کی غرض سے خود ہی جعلی دستخط کے ذریعے اپنے نام کروالی ہے اور زمین کو فروخت کر کے آپس میں ہی حصہ کو تقسیم کر لیا ہے جس میں سے چھ بھائیوں میں سے ہر بھائی کے حصہ میں تقریباً اٹھارہ لاکھ روپے آئے اور ہمیں انہوں نے کلی طور پر محروم کر دیا ہے۔

اب ہم ان سے مطالبہ کرتے ہیں تو وہ ہم تینوں بہنوں سے سیدھے منہ بات نہیں کرتے۔ والدہ صاحبہ حیات ہیں اور اس معاملہ میں اس ڈر سے بولتی نہیں کہ کہیں جھگڑا نہ ہو اور پھوٹ نہ پڑ جائے۔ براہِ کرم ہماری رہنمائی فرمائی جائے کہ قرآن و سنت نے اس صورت میں ہم تین بہنوں کا حصہ کیا مقرر کیا ہے اور چونکہ ہمارے ساتھ ظلم ہوا ہے، کیا اس صورت میں ہم عدالتی کاروائی کروانے کی حق دار ہیں یا نہیں؟ عدالتی کاروائی کے جواز کی شکل میں بتلائیں کہ اگر ہم یہ کاروائی کروائیں تو ہمارے حق میں یہ بہتر ہوگا یا نہیں؟ (ایک سائلہ، فیصل آباد)

الجواب بعون الوہاب: آپ اپنے حق کی وصولی کے لیے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیں، امید واثق ہے کہ آپ کے ساتھ انصاف ہوگا۔ جائیداد کی شرعی تقسیم یوں ہے کہ میت کی بیوی کے لیے کل جائیداد کا آٹھواں حصہ ہے جیسا کہ قرآن میں ہے ﴿فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ﴾ ''پھر اگر تمہاری اولاد ہو تو بیویوں کے لیے تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ہے'' اور بقیہ مال اولاد میں ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ کے اصول پر تقسیم ہوگا یعنی ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے...... تفصیل بصورتِ نقشہ حسب ذیل ہے

کل حصص: ۱۲۰

بیوی	لڑکا	لڑکا	لڑکا	لڑکا	لڑکا	لڑکا	لڑکی	لڑکی	لڑکی
۱۵	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۷	۷	۷

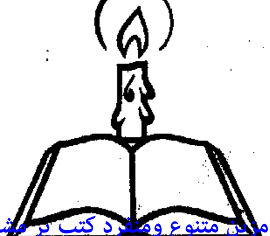

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ